ارمانِ فضلی

محمد اسماعیل فضلی

دل جو ہیں ٹوٹے ہوئے ان کو ملانا چاہیئے
سب پرانی رنجشوں کو بھول جانا چاہیئے

چھوٹی، بے مقصد سی باتوں پر بگڑنا ہے فضول
دوسروں کا دل نہ بھولے سے دُکھانا چاہیئے

چاہیئے باہم رہے اک دوسرے پر اعتماد
شبہ سے ہرگز نہ باہم آزمانا چاہیئے

دوستوں سے ہو خطا سرزد تو کیجئے درگزر
دشمنوں سے بھی خوشی سے پیش آنا چاہیئے

ایک دردِ دل ہے ساری زندگانی کا حصول
زندگی میں دوسروں کے کام آنا چاہیئے

ماضی کی رنگینیوں سے کرتے رہئے احتراز
حال میں اپنے لئے کچھ کر دکھانا چاہیئے

کیوں لبوں پر ہو شکایت تلخی ایام کی
غم اگر آئیں تو فضلی! مسکرانا چاہیئے

والدین کی ذمہ داریاں

آصف اقبال شریفی

صالح ودیندار اولاد والدین کے لئے بہت بڑا سرمایہ اور اللہ تعالی کی جانب سے گراں قدر عطیہ ہے۔اس لئے والدین پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ جہاں اپنی اولاد کی جسمانی نشو ونما کیلئے صحیح نگہداشت اور پرورش کا سوچتے ہیں،وہاں ان کو چاہئے کہ وہ بچوں کے روحانی تقاضوں کے مطابق ان کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں بھی بھرپور کردار ادا کریں۔کیونکہ اگر آج اپنے پیارے اور معصوم کلیوں کو پاکیزہ اور اچھے اخلاق سے آراستہ کردیا جائے تو یقیناً آپ کی یہ معصوم کلیاں مستقبل میں معاشرے کی خوبصورتی اور رونق کو دوبالا کرتے ہوئے حسن اخلاق کی خوشبو مہکائیں گے اور آپ کو بھی معزز بنائیں گے۔

نعوذ باللہ اگر والدین دنیا کے عیش وعشرت میں بدمست ہوکر اولاد کی تربیت سے لاپرواہی برتیں تو یقیناً یہی اولاد آپ کے لئے اذیت ناک مستقبل کا سبب ہوں گی۔

لہٰذا والدین کو چاہیئے کہ اولاد کے بگڑنے سے قبل ان کی اصلاح کریں کیونکہ قیامت کے روز ضرور آپ سے بچوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالی سورہ تحریم میں ارشاد فرماتے ہیں ﴿یأ یھا الذین امنوا قوآ انفسکم و اھلیکم ناراً و قودھا الناس و الحجارۃ علیھا ملئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون o﴾ (آیت: ٦) ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچالو،جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے،جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں،جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے،ہر حکم بلا تأمل بجالاتے ہیں۔''

یہ آیت بتاتی ہے کہ مکلّف شخص کی ذمہ داری صرف اپنی ذات ہی کو اللہ تعالی کے عذاب سے بچانے کی کوشش تک محدود نہیں،بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ نظام فطرت نے جس خاندان کی سربراہی کا بوجھ اس پر ڈالا ہے اس کو بھی وہ اپنی حد استطاعت تک ایسی تعلیم وتربیت دے جس سے وہ اللہ پاک کے پسندیدہ انسان بنیں۔اور اگر وہ جہنم کی راہ پر جارہے ہوں تو جہاں تک اس کے بس میں ہو ان کو روکنے کی کوشش کرے۔اس کو صرف یہ فکر نہیں ہونی چاہئے کہ اس کے بال بچے دنیا میں خوشحال ہوں۔بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسے یہ فکر ہونی چاہئے کہ وہ آخرت میں

جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔ (تفہیم القرآن ۳۰.۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ حکمران راعی ہے اور وہ اپنی رعیت کے معاملے میں جوابدہ ہے۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا راعی ہے اور ان کے بارے میں جوابدہ ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی راعیہ ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے۔" (بخاری ۲/ ۲۸۰. مسلم ۱۲/ ۲۱۳)

والدین کے لئے بھی اولاد کو نیکو کار بنانے پر لامحدود بشارت کی نوید آئی ہے۔ امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب انسان کو موت آجاتی ہے تو ہر قسم کے عمل کا تعلق اس سے کٹ جاتا ہے، مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں جن سے اس کو برابر ثواب ملتا رہے گا۔ وہ یہ ہیں :

(۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں (۳) نیک اولاد جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔ (مسلم ۲/ ٤١)

والدین اور اساتذہ کو چاہئے کہ وہ بچوں کے سامنے ہمیشہ اطاعت الٰہی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ اور اچھے کام کریں کیونکہ بچے وہی کرتے ہیں جو والدین یا اساتذہ سے عملی طور پر سیکھتے ہیں۔ مشہور ہے کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ لہٰذا والدین اور اساتذہ کی اخلاق سے گری ہوئی کوئی بھی حرکت بچے کی تربیت میں خلل پیدا کر سکتی ہے۔ بچوں کے سامنے اعلیٰ کردار پیش کرنا ان کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

والدین پر لازمی ہے کہ جب وہ بچوں کو تربیت دینے میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں :

(۱) لڑکا ہو یا لڑکی، دونوں کے لئے نماز کی تعلیم وتربیت کی ابتدا بچپن سے ہی کر دینی چاہئے۔ تاکہ وہ بڑے ہونے تک نماز کو پابندی سے باجماعت ادا کرنے کے عادی بن جائیں۔ (ابو داؤد ۱/ ۳۳٤)

(۲) اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کی محبت بچوں کے دل میں ڈال دی جائے۔ اور ان کو یہ بھی بتائیں کہ اللہ ہی نے تمام انسانوں اور پوری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ وہی رازق ہے وہی مالک ہے، مصیبت اور مشکل اوقات میں صرف اسی سے مدد مانگنی چاہئے۔

(۳) بچپن ہی سے یہ شوق دلائیں اچھے کاموں کا شوق دلائیں۔ جیسے کہ نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا، والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔ غرض تمام اچھی صفات اختیار کرنے کی قولاً اور عملاً تلقین کرتے رہیں۔ اور تمام برائیوں سے روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خصوصاً شرک، جھوٹ، دھوکہ بازی وغیرہ سے باز رہنے کی تربیت

ضروری ہے۔

(۴) نہایت شفقت اور پیار کے انداز میں یہ بتائیں کہ گالی گلوچ، لعن طعن، بکواس اور فضول وگھٹیا قسم کی گفتگو کرنے سے بچیں۔ کیونکہ یہ چیزیں انسان کو جہنم تک پہنچا کر ہی دم لیتی ہیں۔

(۵) بچوں کو ہر اس غلط کھیل سے روکا جائے جس کا انجام بد ہو، خواہ وہ کھیل محض تفریح طبع اور وقت گزاری کیلئے ہی کیوں نہ کھیلا جائے۔ شروع شروع میں تو بچہ وقت گزاری کیلئے کھیلے گا، جب اس کو عادت پڑ جائے گی تو باقاعدہ شرطیں لگا کر جوا کھیلنا شروع کرے گا۔ جوا ایسا کبیرہ گناہ اور قبیح کھیل ہے جو دوستوں کے درمیان دشمنی کو جنم دیتا ہے، مال اور وقت کے ضیاع کا باعث ہوتا ہے، یہاں تک کہ نمازیں بھی اسی جوئے کی نذر ہو جاتی ہیں۔(دیکھئے سورہ مائدہ آیت **۹۰-۹۱**)

(۶) بچوں کو فحش جنسی لٹریچر، سیکسی ناولوں کے پڑھنے اور ننگی تصاویر سے لطف اندوز ہونے سے روکا جائے، سینما ہاؤس جا کر یا گھر کے اندر ہی اخلاق سے گری ہوئی گندی فلموں کو دیکھنے سے باز رکھا جائے۔ کیونکہ یہ چیزیں انکے اخلاق پر منفی اثرات مرتب کر کے ان کا مستقبل تباہ وبرباد کرتی ہیں۔

(۷) بچوں کو تمباکو نوشی کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ کیونکہ تمباکو نوشی اور خوری انسانی جسم میں کینسر جیسا مہلک مرض بھی پیدا کرتی ہے۔(تفصیل کیلئے کے لئے دیکھئے **التراث** شمارہ ٤ ص ١٠٥)

(۸) والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کے سامنے ہنسی مذاق کے انداز میں بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز کریں۔ حدیث شریف میں آیا ہے ''جس نے بچے کو کوئی چیز دینے کا بہانہ بنا کر اسے بلایا پھر وہ چیز اس کو نہ دی تو اس کا یہ عمل نامہ اعمال میں جھوٹ کے طور پر لکھا جائے گا''۔(ابو داؤد ٢٦٥/٥)

(۹) رشوت، سود، چوری اور دھوکہ دہی کے ذریعے کمائے ہوئے حرام مال سے بچوں کے پیٹ بھرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ایسی خوراک شقاوت، بدبختی، نافرمانی اور سرکشی کو جنم دے گی۔ اور فرمان نبوی کے مطابق ''حرام سے پلا ہوا گوشت جہنم کا ایندھن بن جائے گا''۔(ترمذی ٢/ ٥١٣ وقال حدیث حسن)

(۱۰) والدین کو چاہئے کہ وہ کبھی بھی اولاد کے لئے تباہ وبرباد ہونے کی بددعا نہ کریں۔ کیونکہ کوئی گھڑی ایسی بھی ہوتی ہے جس میں کی جانے والی دعا اللہ فوراً قبول کرتا ہے۔ لہذا والدین کو چاہئے کہ وہ اولاد کے حق میں ہمیشہ اچھی دعا کیا کریں۔

(۱۱) والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ لڑکیوں کو بچپن ہی سے جسم ڈھانپ کر رکھنے کی تلقین کریں تاکہ بلوغت کو

پہنچنے تک وہ پردہ کی عادی ہو جائیں۔ لڑکیوں کو تنگ، باریک اور مختصر لباس پہنانے سے اجتناب کریں۔ پردہ عورت کی عزت کا نگہبان اور اس کی شرم و حیا کا محافظ ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید تمام مومن عورتوں کو حجاب کی پابندی کی دعوت ان الفاظ میں دے رہا ہے۔ ﴿یا أیھاالنبی قل لازواجك وبنٰتك ونساء المؤمنین یدنین علیھنّ من جلا بیبھنّ ذٰلك ادنٰی ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفوراً رحیماً O﴾ (الاحزاب ۵۹) ''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مؤمنوں کی عورتوں کو حکم دیں کہ وہ اپنے اوپر چادروں کے پلو ڈال دیا کریں۔ یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ستایا نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم والا ہے''۔

(۱۲) والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو لڑکوں کی مشابہت اختیار کرنے اور لڑکوں کو لڑکیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے روکیں۔ کیونکہ ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔ عن ابن عباس عن النبی ﷺ انہ لعن المتشبھات من النساء بالرجال والمشتبھین من الرجال بالنساء (ابوداؤد ٤/ ٣٥٤) لڑکوں اور لڑکیوں کو چاہئے کہ وہ جنس مخالف کا لباس وغیرہ پہننے سے پرہیز کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: عن ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ ﷺ الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل (ابو داؤد کتاب اللباس ٣٥٥/٤)

(۱۳) والدین کو چاہئے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بچے کو اس بات کا عادی بنائیں کہ وہ کسی چیز کو لینے، کھانے، پینے اور میزبانی کے فرائض ادا کرتے وقت ہمیشہ دایاں ہاتھ استعمال کریں۔ اسی بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے: عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال اذا اکل احدکم فلیأ کل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطٰن یأکل بشمالہ ویشرب بشمالہ (مسلم ١٩١/١٣، ابوداؤد کتاب الأطعمة ١٤٤/٤) ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور اگر پانی وغیرہ پیئے تو دائیں ہاتھ سے پی لے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے''۔

اور ہر کام سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھیں اور کھانے کے بعد الحمد للہ ضرور پڑھ لیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے عن عائشة ان رسول اللہ ﷺ قال اذا اکل احدکم فلیذکر اسم اللہ تعالی.........الخ (ابو داؤد کتاب الاطعمة ١٤٠/٤)

(۱۴) والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پاک صاف رہنے کی

بہت زیادہ تلقین کی ہے۔ارشاد ہوتا ہے عن ابی مالکؓ قال قال رسول اللهﷺ الطهور شطر الايمان۔ (مسلم ۳/ ۱۰۰) ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفائی نصف ایمان ہے'' لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جتنا ہو سکے اپنے جسم ولباس کی صفائی کا خیال رکھیں اور اپنے گھر کی بھی صفائی کا خیال رکھیں۔

(۱۵) غلط کار دوستوں کی رفاقت کے برے اثرات سے بچوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہئے۔اور ان کو بازار اور گلیوں میں فضول پھرنے سے روکنا چاہئے۔

(۱۶) بچوں کے اندر سلام کو عام کیا جائے۔گھر میں ہو، دفتر میں یا کلاس میں ، بچے کو اس بات کی تلقین کرتے رہیں کہ وہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اپنی کسی حرکت سے ان کا دل نہ دکھائے۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بيده لا تدخلون الجنة حتی تومنوا ولا تؤمنوا حتیٰ تحابوا أفلا أدلكم على أمرٍ إذافعلتموه تحاببتم؟أفشوا السلام بينكم(مسلم ۲/ ۳۵) دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا گیا عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ إن أولى الناس بالله عزوجل من بدأهم بالسلام(ابوداؤد ۵/ ۳۸۰)

(۱۷) پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت (مسلم۲/ ۱۸،ابوداؤد كتاب الأدب ۵/ ۳۵۸)''جس کو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ہو وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے اور جسے اللہ اور قیامت پر ایمان ہو اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے''۔

(۱۸) بچوں کی تربیت اس طریقے پر ہونی چاہئے کہ وہ جوان ہو کر بہادر اور نڈر مسلمان بن جائیں ،اسلام پر مر مٹنے کے لئے تیار رہیں ، نیکی کو پھیلانے اور بدی کا سدباب کرنے والے بن جائیں ،ان کے دل میں ہمیشہ اللہ کا خوف رہے۔ایسی تربیت اور پرورش کے پیش نظر ضروری ہوگا کہ بچوں کو جھوٹے ،خیالی ،بے بنیاد قصے کہانیاں سنا سنا کر خوف زدہ کرنے کے بجائے قرآنی قصص، سیرت طیبہ کے واقعات ،مایہ ناز صحابہؓ کے حالات زندگی اور قابل فخر بہادر مسلم قائدین کے جہادی کارناموں کا تذکرہ کر کے بچوں کے دلوں کو گرمانے کی کوشش کرنی چاہئے۔بچوں کے عام مطالعے کیلئے ایسے کتابچے خریدے جائیں جو اسلامی تاریخ کے ان اہم واقعات وحوادث پر مشتمل ہوں جن کا پڑھنا ان کی اسلامی نہج پر تربیت کے حوالے سے مفید ومعاون ثابت ہو سکتا ہو۔